قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں آوازوں کا تبادل

یونس حسن
اسسٹنٹ پروفیسر اردو
گورنمنٹ اسلامیہ کالج قصور

EXCHANGE OF SOUNDS IN QURRATULAIN HYDER'S NOVELS

Younas Hasan
Assistant Professor of Urdu
Govt. Islamia College, Kasur

Abstract

There is a system of exchange of sounds in the novels of Qurratulain Hyder. The exchange of sounds is usually found in the daily conversation of illiterate people. They make this exchange according to their region, social set-up and culture. This does not happen with any deliberate effort; rather it happens automatically and naturally. This exchange of sounds shows that human beings make exchanges of sounds according to their social milieus and needs. This behavior creates easiness in communication and also enlarges the canvas of a language. The system of exchange of sounds in the novels by Qurratulain Hyder shows that the range of exchange is not limited in any language. It depends on the speakers how they derive meanings and connotations from words. Furthermore, these exchanges are made in view of some social needs and necessities.

Keywords:

برصغیر، قرۃ العین حیدر، ناول، تبادل، آواز، کلچر، لکھنؤ، بمبئی، آگ کا دریا، مارواڑی، اینگلوانڈین، سفینۂ غم دل

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں زبان کے جہاں گونا گوں شیڈز اور پہلو سامنے آتے ہیں، وہاں کرداروں کی زبان میں آوازوں کا تبادل بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔آوازوں کا یہ تبادل کرداروں کے اطوار، اظہار اور ابلاغ کے ساتھ، اُن کے لہجوں اور نفسیات کے مختلف زاویوں کو سامنے لاتا ہے۔یہ بولنے والے کی علاقائی پہچان کا بھی باعث بنتا ہے۔اس سے اس کی سماجی اور معاشی حیثیت بھی واضح ہوتی ہے۔

قرۃ العین حیدر کے ناولوں کی زبان اور کرداروں کے آئینے میں آوازوں کا تبادل اُن کے پسِ پردہ محرکات اور عوامل کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔آوازوں کا تبادل ایک قدرتی اور فطری عمل کے ذریعے ہوتا ہے۔اس میں کسی شعوری کوشش کا عمل دخل نہیں ہوتا۔لوگ جب آپس میں ہم کلام ہوتے ہیں تو اُن کی گفتگو میں از خود بھی آوازوں کا تبادل عمل میں آتا رہتا ہے۔مترادف آوازوں کا استعمال مختلف خطوں اور لوگوں کے باہمی میلاپ اور اشتراک کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔کرداروں کی زبان چونکہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اس لیے اپنے ابلاغ کی آسانی اور سہولت کے لیے وہ آوازوں کا تبادل کرتے ہیں۔اس عمل سے لفظوں کے مترادفات معرضِ وجود میں آتے چلے جاتے ہیں۔اس سے اظہار کا دائرہ وسعت اختیار کرتا ہے۔مترادف آوازوں کا استعمال اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ زبان میں کبھی جمود اور ٹھہراؤ نہیں آتا بلکہ وہ ارتقائی عمل کے زیر اثر رہتی ہے۔یہ ارتقائی عمل ہی کسی زبان کو زندہ رکھتا ہے۔اس ارتقائی عمل کی رفتار کے تناسب سے زبان ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔

آوازوں کے تبادلات سے زبان کے اندر جہاں ابلاغی آسانیاں پیدا ہوتی ہیں وہاں لفظوں کی معنویت کا عمل فراخی حاصل کرتا ہے۔بولنے والا چاہے کسی بھی پیشے،مذہب،عقیدے اور نظریے کا حامل ہو اور سماجی حوالے سے وہ کسی بھی منصب پر فائزہ ہو وہ اپنی زبان بولتے ہوئے شعوری اور لاشعوری طور پر دوسری زبان کے الفاظ کا سہارا لیتا ہے۔یہ عمل بھی آوازوں کے تبادل کا سبب بنتا ہے۔بعض انگریزی الفاظ اُردو الفاظ کے مترادف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس استعمال کی شعوری یا لاشعوری کوشش کے سبب آوازوں کا تبادل ہوتا رہتا ہے۔

آوازوں کا تبادل ہمیں مختلف علاقوں اور خطوں میں رہنے والے افراد،اُن کی زبان کے مخصوص مزاج اور اُن کے کلچر سے آگہی فراہم کرتا ہے۔یہ تبادل انسان کی روزمرہ کی ضرورتوں،اس کے مزاج،طبیعت کے میلان اور رویوں کے مختلف حوالوں کو سامنے لاتا ہے۔اس سے اس امر کا بھی پتا چلتا ہے کہ اظہار اور ابلاغ کے وسیلوں میں جمود اور ٹھہراؤ نہیں آتا۔اسی طرح آوازوں کا تبادل بھی تسلسل کے ساتھ جاری وساری رہتا ہے اور زبانوں کے زندہ اور متحرک ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

قرۃ العین حیدر نے اپنے ناولوں میں آوازوں اور اُن کے تبادلات کے نظام کو کرداروں کی نفسیات اور سماجی منصب کے تناظر میں ترتیب دیا ہے۔کرداروں کی گفتگو میں اس کے باعث کہیں بھی تصنع اور

بناوٹ کی صورت نہیں ملتی ۔قرۃ العین حیدرکا مشاہدہ بڑا عمیق اور گہرا ہے ۔اُس نے بذاتِ خود برِ صغیر کے مختلف خطوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگی کا تحقیقی مطالعہ کرنے کے ساتھ اُن کی زبان اور اُن کے اظہار و ابلاغ میں آنے والے الفاظ کی گہری کھوج کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ ان کرداروں کی زبان لکھتی ہیں تو وہ اُن کی روزمرہ کی گفتگو کی عکاسی ہوتی ہے ۔اس کی عملی مثالیں اب بھی ہمیں روزمرہ کی زندگی میں ملتی ہیں ۔ہم اپنے سیٹ اپ اور سماجی زندگی میں روزانہ کئی ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جو اپنی گفتگو میں آوازوں کا تبادل کرتے ہیں۔

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں آوازوں کے تبادلات کا نظام اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ جہاں انھیں مختلف زبانوں سے کماحقہ آگہی ہے وہاں اُن کے برمحل استعمال پر بھی قدرت رکھتی ہیں۔ اس کا نمایاں ثبوت یہ ہے کہ وہ لکھتے ہوئے جس خطے کے لوگوں کو موضوع بناتی ہیں اُن کی مطابقت سے زبان بھی لکھتی ہیں ۔جوں ہی خطے اور لوگ بدلتے ہیں زبان کا ذائقہ اور لہجہ بھی بدلتا جاتا ہے ۔

قرۃ العین حیدر کے ناولوں کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ بعض اہلِ لکھنؤ دورانِ گفتگو (س) کا تبادل (ش) میں کرتے ہیں ۔مثلاً

''اے بہنی ایپی تو شوشلسٹن کا کہنا ہے کہ شوشلزم''(۱)

نوکرانیوں کی زبان میں الفاظ کا تبادل زیادہ آتا ہے ۔یہ نوکرانیاں جو لکھنؤ اور اودھ کے زمیندار گھرانوں میں کام کرتی ہیں اور جب یہ ایک دوسرے سے گفتگو کرتی ہیں تو اپنے سیٹ اپ، کلچر، تہذیبی و معاشرتی تمدن کے مطابق الفاظ کا تبادل کرتی ہیں ۔یہ تبادل اُن کی زبان اور لہجوں کے نت نئے ذائقوں کا سامنے لاتا ہے ۔بطور نمونہ یہ جملہ ملاحظہ کیجیے جس میں (ف) کا تبادل (پھ) میں کیا گیا ہے:

''پی جو بھیا کرسٹابل کا پھون آوا ہے''(۲)

لفظوں کا یہ تبادل اشکال کے ساتھ آوازوں کا بھی تبادل ہے کیونکہ ہر حرف اپنی ایک مخصوص آواز رکھتا ہے ۔ کچھ ایسے ہی (خ) کا تبادل (کھ) میں اور (ز) کا تبادل (ج) میں کیا گیا ہے ۔ یہ تبادل آوازوں میں آنے والے تغیرات اور تبدیلیوں کو بھی واضح کرتے ہیں ۔یہ جملہ ملاحظہ کیجیے:

''بیٹا جب کیسائے جات ہیں تب کھوب جور جور بڑا اولاہر مونیا بجاوت ہیں''(۳)

اُن کے ناولوں کے کردار دورانِ گفتگو (ح) کا تبادل (کھ) میں اور (ہ) کا تبادل (ی) میں اور (بھ) کا تبادل (ہ) میں کرتے ہیں ۔الفاظ کے تبادلات کے ذریعے اشکالی تبدیلی کے ساتھ آواز میں تبدیلی آتی ہے ۔اس سے نفسیاتِ انسانی کے مختلف حوالوں کو سمجھنے کے ساتھ انسانی جذبوں کے مختلف حوالوں کو بھی جاننے کا موقع ملتا ہے ۔زبان کا یہ ٹکڑا ملاحظہ کیجیے:

''ارے ڈکھیا گری پہاڑ سے کو وو کھمر نالیں سیکھیا کے گوڑ ما کانٹا چُبھس سب ہائے ہائے
کین دنیا جھامرجھا مرجھوئی''(۴)

اس طرح دوران گفتگو بعض کردار(ت) کا تبادل (پھ)(پ) کا تبادل (ف) میں (ف) کا تبادل (پ) میں کرتے ہیں۔گفتگو کرنے والے افراد کسی ایک علاقے یا خطے سے متعلق نہیں بلکہ مختلف علاقوں اور خطوں سے تعلق رکھتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ہر گفتگو کرنے والا شخص اپنے اپنے علاقے اور سیٹ اپ میں بولی جانے والی زبان کے مطابق لفظوں اور اُن کے مترادفات کا استعمال کرتا ہے۔مثلاً زبان کا یہ ٹکڑا ملاحظہ کیجیے:

''مثلاً آہاہاباغ میں کیا سُندر فول کھلے ہیں اور فریم نرائن بھار گوا جفو لس کے کفتان ہیں۔
اُن کی لڑکیوں کو بھی میوزک سکھاتا ہوں''(۵)

اُن کے ناولوں میں (ذ) کا تبادل (ج) میں ملتا ہے۔یہ جملہ ملاحظہ کیجیے:

''آدمی جات،ڈائمنڈ ڈارلنگ۔بالکل کتا جات۔''(۶)

(س) کا تبادل (ش) کی ایک اور مثال قابل غور ہے:

''اُنہوں نے کہا بھائیو! مجھے یہاں شبری نہیں ملتی۔کیشے ملے۔مشلمانوں کو تم نے عبری منڈی
میں مار کے ختم کردیا''(۷)

اُن کے ناولوں میں آنے والے بعض اشخاص (ض) کا تبادل (ج) میں (ع) کا تبادل (ا) میں (ز) کا تبادل (ج) میں کرتے ہیں۔یہ ایسے اشخاص ہیں جو پڑھے لکھے نہیں۔اگر یہ کہا جائے کہ یہ ان پڑھ ہیں تو یہ بات غلط نہ ہوگی۔ان افراد کی گفتگو کا یہ ٹکڑا لفظوں کے تبادلات کی مختلف جہات کو سامنے لاتا ہے:

''حجور گوپا پور کی حویلی موجم مجبل۔کنکر کا کنواں۔''(۸)

اس طرح بعض افراد دوران گفتگو (ظ) کا تبادل (ج) میں کرتے ہیں جیسے:

''جناب مولوی بے نوجیر الدین احمد صاحب!''(۹)

بعض افراد (ت) کا تبادل (ٹ) میں کرتے نظر آتے ہیں۔الفاظ کا یہ تبادل عام طور پر انگریز کرتے ہیں یا پھر یہاں کے اینگلو انڈین کی زبان میں بھی نظر آتا ہے۔یہ جملہ ملاحظہ کیجیے:

''گھبرانے کا باٹ نہیں''فریڈا کینٹ ویل نے کہا''(۱۰)

بعض افراد (ش) کا تبادل (س) میں کرتے ہیں۔الفاظ کا ایسا تبادل راجھستان میں یا پھر میوات میں ہوتا ہے۔گویا راجھستانی اور میواتی لوگ دوران گفتگو (ش) کا تبادل (س) میں کرتے ہیں۔نمونے کا یہ جملہ قابل غور ہے:

''میم صاحب! ہمارا سادی ہونے والا ہے''(۱۱)

اس طرح بعض لوگ (غ) کا تبادل (گ) میں کرتے ہیں۔یہ جملہ قابل توجہ ہے:

''نورگس باگ میں''(۱۲)

اس طرح اُن کے ناولوں کے بعض کردار (ز) کا تبادل (ج) میں کرتے ہیں۔جیسے:

''جہاج ٹھیک سات بجے چھوٹے گا''(۱۳)

بعض انگریز دوران گفتگو چھوٹی (ی) کا تبادل بڑی (یے) میں کرتے ہیں۔غالباً وہ چھوٹی (ی) کا تلفظ ادا نہیں کر پاتے۔اس لیے اپنی سہولت اور اظہار کے لیے بڑی (یے) کو بولنا آسان سمجھتے ہیں۔ نمونے کا یہ جملہ دیکھیے:

''کیا بات ہے پادرے''(۱۴)

اس طرح بعض مخصوص علاقوں اور خطوں سے وابستہ لوگ جب اپنا اظہار اور ابلاغ کرتے ہیں تو اپنے سیٹ اپ اور کلچر کے مطابق الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔انھیں جب کسی اور سیٹ اپ اور کلچر سے متعلق لوگوں سے بات کرنا ہوتی ہے تو پھر یہ اُن الفاظ کے تبادلات کا استعمال کرتے ہیں۔یہ تبادلات عام اُردو بولنے والوں کے لیے بالکل نئے ہوتے ہیں۔اُن کے ذریعے اُن کا اظہار زیادہ جامع ہوجاتا ہے اور ان متبادل الفاظ کے ذریعے وہ اپنی بات کو زیادہ موثر انداز سے بیان کے قابل ہوجاتے ہیں۔ان لوگوں کے ہاں (غ) کا تبادل (گ) اور (زی) کا تبادل (جی) ہے۔اس طرح (ز) کا تبادل (ج) سے اور (ش) کا تبادل (س) میں اور (ض) کا تبادل (ج) سے کیا جاتا ہے مثلاً:

''گاجی صلاح الدین،سکندر،جندگی ہے۔پیارے سے پیارے میں بتایئے جا۔عسک کے حجور میں اپنا سر جھکائے جا''(۱۵)

اس طرح قرۃ العین حیدر کے ناولوں کے بعض کردار دوران گفتگو (کی) کا تبادل (کا) اور (س) کا تبادل (ش) اور (ک) کا تبادل (ق) میں کرتے ہیں۔الفاظ کے یہ تبادلات اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ جہاں کے رہنے والے یہ لوگ ہیں وہاں اُن کی زبان کا اپنا ایک مزاج اور کلچر ہے۔وہ اپنی زبان کے اسی کلچر اور مزاج کے مطابق تبادلات لاتے ہیں۔یہ تبادلات ہی اُن کی ایک الگ زبان اور اس کے گوناگوں لہجوں کی انفرادیت کو واضح کرتے ہیں۔نیز ان سے اُن کی اپنی زبان اور اُن کے الفاظ کی ایک الگ شناخت اور پہچان قائم ہوتی ہے۔

نمونے کا یہ مکالمہ اس ضمن میں بطور ایک حوالے پیش کیا جا سکتا ہے:

''کیا ہوا؟ کیا ہوا؟ عاسکی اور معسوکی خیرالنساء نے سوال کیا۔''عسک مجاجی تھا یا عسک حکیکی''(۱۶)

بعض افراد (ف) کا تبادل (پھ) میں کرتے ہیں۔قرۃ العین حیدر اُن کرداروں اور افراد کی زبان کے نمونوں کو ہمارے سامنے لاتی ہیں۔ان افراد میں سے زیادہ کا تعلق خواتین کے طبقے سے ہے۔یہ خواتین یا تو ان پڑھ ہیں یا پھر معمولی پڑھ لکھی ہیں۔یہ خواتین چونکہ زیادہ تر اَن پڑھ ہیں اس لیے اپنی تعلیم اور سیٹ اپ کے مطابق لفظوں کا تبادل کرتی ہیں۔بطور نمونہ یہ جملہ دیکھیے:

''عورت کی بے وچھائی۔بی بی''مالانے پان چباتے ہوئے اطمینان سے جواب دیا تھا''(۱۷)

اس طرح بعض خواتین جو راجھستان اور ہریانے کے اندر رہ رہی ہیں اور وہ ہیں بھی اَن پڑھ تو وہ (ز) کا تبادل (ج) میں اور (ے) کا تبادل ہوئے میں کرتی ہیں یہ نمونہ دیکھیے:

''ای تو ہجارن برس پُرانی حویلی ہوئے''(۱۸)

(س) کا تبادل (ش) میں ملتا ہے۔جیسے

''صاحب کی چاکری کرو۔شراج کے زمانے لد گیے دادا''(۱۹)

انگریزی دور میں ہندوستان کے عام طبقے کے لوگ کس طرح کی زبان بول رہے تھے؟ اور اس زبان میں الفاظ کا تبادل کس طرح کر رہے تھے؟ قرۃ العین حیدر نے اُن کی زبان کے ساتھ ان کے لفظوں کے تبادلات کو اپنے ناولوں میں اُجاگر کیا ہے۔الفاظ کے یہ تبادلات ان کے داخلی محسوسات کے آئینہ دار ہیں۔یہ لوگ اپنی روزمرہ زندگی میں جو زبان بولتے ہیں اور جس طرح بعض لفظوں جیسے (ز) کا تبادل (ج) اور (ظ) کا تبادل (ج) میں کرتے ہیں اس کو نمایاں کیا ہے۔ذرا یہ جملہ دیکھیے:

''اپنی انگریجی سرکار سے کہو ہم پر زیادہ جُلم نہ توڑے''(۲۰)

آگے چل کر اسی عام ہندوستانی طبقے کے لوگ (ج) کا تبادل (ز) میں کرتے نظر آتے ہیں جیسے:

''بکسر کی ہار کے بعد جناب عالی سے انگریزوں نے لکھا پڑھی کی تھی کہ وہ پچیس ہجار سے زیادہ فوج نہیں رکھیں گے''(۲۱)

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں بعض لوگ (ل) کا تبادل (ب) میں کرتے ہیں۔یہ جملہ غور طلب ہے:

''اُردو میں اپنا مطبل بیان کرو''(۲۲)

اس طرح یہ لوگ (خ) کا تبادل (کھ) میں کرتے ہیں اور (بھ) کا تبادل (پھ) میں کیا گیا ہے:

''کھداوند۔ہم کو کلکتے پٹھا دیجیے''(۲۳)

برصغیر کے خطے لکھنؤ سے وابستہ وہ افراد جو گفتگو سے ان پڑھ محسوس ہوتے ہیں،اُن کے ہاں (غ) کا تبادل (گ) میں کیا گیا ہے اور (ز) کا تبادل (ج) میں ملتا ہے۔یہ اُن کی زبان کے مخصوص مزاج اور کلچر کی عکاسی کرتا ہے،جیسے:

"بابو صاحب تمبر ے گا جی الدین حیدر کے زمانے میں آئے رہے" (۲۴)

اسی طبقے کے نمائندہ بعض لوگ (ف) کا تبادل (پھ) میں کرتے ہیں۔ (پھ) اُن کی زبان اور اُن کے مخصوص لہجے کی عکاسی کرتی ہے مثلاً:

"پھر قدیر نے پھوٹو گرافی شروع کی" (۲۵)

اس طرح ہریانے کے خطے سے جڑے لوگ (و) کا تبادل (ہ) میں (ز) کا تبادل (ج) میں اور (ق) کا تبادل (ک) میں ملتا ہے۔ مثلاً زبان کا یہ ٹکڑا قابل غور ہے:

"بھیا صاحب بمبئی گئے ہیں۔ ہواں جہاجن کا ہٹوارہ ہوت ہے۔ اپنے مسلمانی جہاج لیکر کراچی چلے جہیں۔ کدیر بتاوت رہے" (۲۶)

اس طرح (ف) کا تبادل (پھ) میں کیا گیا ہے جیسے:

"بھیا صاحب بڑے بے وپھا نکلے۔ چمپا بٹیا کو چھوڑ کر چلے گئے" (۲۷)

اس طرح قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں بعض کردار (کیا) کا تبادل (کا)، (ق) کا تبادل (ک) اور (ز) کا تبادل (ج) سے کرتے ہیں۔ نمونے کا یہ جملہ قابل غور ہے:

"لڑکی کی کا اوکات ہے؟ عمرن اداسی سے کہتی رہی۔ مہارو بن جائے تب بھی مٹی کی نوکر۔ مہتاری بن جائے تب بھی اور جب بڑھوتی کے جمانے میں بہو بیاہ کرلائے اوکی دھونس الگ ہے" (۲۸)

بعض کردار اپنے اظہار و ابلاغ میں بعض لفظوں کا تبادل اپنے مقامی سیٹ اَپ کے تناظر میں کرتے ہیں۔ وہ (کیا) کا تبادل (کا) (غ) کا تبادل (گ) اور (ض) کا تبادل (ج) کیا گیا ہے۔ (خ) کا تبادل (کھ) کیا گیا ہے۔ زبان کا یہ نمونہ ملاحظہ کیجیے:

"دیا رے دیا۔ گجب کرو ہو کھان صاحب کا جائیں بھیرو کا کتا ہو۔ اوکا مار بھگائیں" (۲۹)

اسی حوالے سے بعض کردار بات چیت کے دوران (غ) کا تبادل (گ) میں کرتے ہیں۔ یہ جملہ قابل غور ہے:

"پن اپنا چندراوتی جی۔ گریب آدمی کا بیٹی" (۳۰)

اس طرح ممبئی کے سیٹ اپ میں رہنے والے اپنی مخصوص زبان کے آئینے میں (ل) کا تبادل کس طرح (و) میں کرتے ہیں۔ قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں اس حوالے سے متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ یہ مثال دیکھیے:

"ممرو یر۔ بٹ جب تم رینال میم صاحب بن جائے گا میرے کو بھی بلجیم لے جانا اچ مانگتا۔ نہیں تو بابا کی دیکھ بھال کون کرے گا" (۳۱)

اینگلوانڈین طبقے کے لوگ کس طرح اپنی گفتگووراظہاروابلاغ میں لفظوں کا تبادل کرتے ہیں، قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں اس حوالے سے متعدد مثالیں ملتی ہیں۔اینگلوانڈین طبقے کے لوگ (ف) کا تبادل (پھ) اور (ز) کا تبادل (ج) میں کرتے ہیں۔بطور نمونہ یہ جملہ ملاحظہ کیجیے:

''تم اپنی ماما سے ماپھی مانگو۔تم کو Best اسکول میں بھیجنے واسطے تم کو Luxury میں رکھنے واسطے وہ جبردستی ایسالائف لیڈ کرتا ہے''(۳۲)

کچھ ناولوں کے کردار ایسے ہیں جو (س) کا تبادل (ش) اور (خ) کا تبادل (کھ) اور (ج) کا تبادل (ز) میں کرتے ہیں۔یہ نمونہ قابل توجہ ہے:

''وہ بولتی ہیں۔شیشٹر کی طبعیت کھراب ہے۔ڈاکٹر شارب کوزلدی بھیجو''(۳۳)

تبادلات کے ضمن میں آگے چل کر ہمیں (ظ) کا تبادل (ج) اور (ز) کا تبادل (ج) میں ملتا ہے۔ یہ مثال دیکھیے:

''نمستے جی۔بھائی صاحب۔وہ آپ کی شہوارجی کے ہاں آپ کا بڑا انتجار ہو رہا ہے۔کوئی فنکشن ہے بچیس ہجار فون آچکے ہیں''(۳۴)

اس طرح بعض کردار دوران گفتگو (ع) کا تبادل (ا)، (ز) کا تبادل (ج)، (ا) کا تبادل (ی)، س کا تبادل (ش)، (خ) کا تبادل (کھ)، (گ) کا تبادل (غ)، (ف) کا تبادل (پھ) میں کیا گیا ہے۔ نمونے کی یہ عبارت ملاحظہ کیجیے:

''بے اجتی؟ بالشٹر صاحب؟ چھوٹے کنوریانے جواب دیا''ہم نے کوئی بُری بات نہیں کی۔ بڑے بڑے بادشاہوں،مہاراجوں،نوابوں نے ترتکیوں سے بیاہ کیے۔اگر سُوشری نگار رکھا تم کے پوجیہ دادانے بھی نواب بائی جے پوروالی کو اپنی بیغم بنالیا تھا تو اس میں بے اجتی کیا ہوئی؟ہم تو ایک اور کام کر آئے ہیں اور اس کی چرچا پنڈال میں تھوڑا ہی کرتے۔وہاں تو ہم کیوں یہ پھوٹو پرسٹت کرنے آئے تھے۔وکیل صاحب اب آپ بولو''(۳۵)

مارواڑی زبان بولنے والے مختلف طبقوں کے لوگ اپنے اظہار وابلاغ میں بہت سے لفظوں کا تبادل کرتے ہیں۔وہ (ف) کا تبادل (پھ) میں کرتے ہیں۔(ز) کا تبادل (ج) میں کرتے ہیں۔(خ) کا تبادل (کھ) میں کیا جاتا ہے:

''اس پتریکا سے جان پڑا کہ اُس کی پوتی۔ماپھ کرنا۔اُن کی پوتی مہان لیکھکا ہیں۔وچتر اُپنیاس لکھتی ہیں۔پھلاں پھلاں دیوں کو لکھنؤ میں اُن کے پچاسویں اپنیاس کا اُودگھاٹن ہونے جارہا ہے۔اُن کے بھائی بڑے بھای پونجی پتی ہیں۔وکیل صاحب بولے۔چلو سیٹھ جی یہ

پھوٹو پھر۔یم کرواکے لکھنولے چلیں۔اُن کو پرجنٹ کریں گے۔ایک ہجار روپیہ ہم نے لگایا۔نیا پھریم۔۔جے پورے سے لکھنؤ ریل کا بھاڑا۔یہاں ہوٹل کا کھرچا سو الگ۔اب آپ انصاپھ کرو۔"(۳۶)

اس طرح (ظ) کا تبادل (ج) میں کیا گیا ہے۔جیسے:

"اجی چُھپ چُھپ کے مت دیکھو جی بھنور جی۔ہم کو مجر لگ جائیگی"(۳۷)

اس طرح بعض کردار دوران گفتگو (و) کا تبادل (ب) میں کیا جاتا ہے جیسے:

"بشنو۔بشنو۔"(۳۸)

یہی کردار (ت) کا تبادل (ٹ) میں کررہا ہے جیسے:

"تُم حضرات ماحال کا ساتھ دیا تھا مگر ہارنے کے بعد سمجھداری سے کام لے کر برٹش کراؤن کے وفادار بن گئے تھے۔اب آپ لوگ بھی وفادار رہیے"(۳۹)

اس طرح تصوف سے وابستہ لوگ دوران گفتگو بعض الفاظ کا تبادل کرتے ہیں۔وہ (خ) کا تبادل (کھ)، (ز) کا تبادل (ج)،(ظ) کا تبادل (ج) اور (غ) کا تبادل (گ) میں کرتے ہیں۔نمونے کا یہ پیراگراف قابل غور ہے جو ہر پانے سے وابستہ لوگوں کی زبان اور اُن کے الفاظ نیز اُن کے تبادلات کو سامنے لاتا ہے:

"میاں کھدمت کھلک کے لئے جیادہ تر دورے پر رہتے ہیں۔اُن کے انتجار میں لوگ یہاں ہفتوں مہینوں پڑے رہت ہیں۔بڑے بڑے لوگ ہندو، مسلمان، سکھ، بیگمیں اور رانیاں۔بوڑھے، جوان، امیر، گریب"(۴۰)

(ز) کا تبادل (ج) کی ایک اور مثال غور طلب ہے:

"ہم بجّ رگ ہیں۔ہم کا مت ستاؤ۔ہم معمولی جن بھوت نہیں۔بجُ رگ ہیں"(۴۱)

اس طرح کچھ لوگ (ق) کا تبادل (خ) میں کرتے ہیں۔بطور نمونہ یہ جملہ دیکھیے:

"کیوں نہیں۔آپ پاکستان جاتے وخت آخری بار یہاں تشریف لائے تھے"(۴۲)

قرۃ العین حیدر کے ناولوں کے بدیسی کردار یا پھر اینگلو انڈین لوگ اپنے اپنے انداز سے لفظوں کا تبادل کرتے ہیں۔یہ بدیسی اور اینگلو انڈین (د) کا تبادل (ڈ) اور (ہے) کا تبادل (ہائے) کرتے ہیں:

"کون ہے؟ کڈر ہائے؟"(۴۳)

اس طرح ان بدیسی کرداروں (انگریزوں) اور اینگلو انڈین کے ہاں (ت) کا تبادل (ٹ) میں کیا گیا ہے۔اس طرح (د) کا تبادل (ڈ) میں کیا گیا ہے۔یہ مکالمہ ملاحظہ کیجیے:

''باغی احمد علی کو پیش کرنا مانگتا ابھی ایک دم''

''جی صاحب؟''

''باغی احمد علی جیل سے بھاگا۔ایدر چھپ گیا''(۴۴)

اُن کے ناولوں میں بعض کردار ایسے ہیں جو دوسروں سے سے گفتگو کرتے ہوئے (ل) کا تبادل (و) میں کرتے ہیں۔یہ تبادل اُن کی روزمرہ گفتگو میں ہوتا ہے۔یہ جملہ غور طلب ہے:

''ونکا خاندان ہے تو کھٹر اسٹیدیو۔پی کا مگر ہیں شیعہ''(۴۵)

اس طرح بعض لوگ (ج) کا تبادل (جھ) میں ملتا ہے۔یہ جملہ غور طلب ہے:

''جھلسا لگاؤں، پاپوش پہ مارتی ہوں۔میں نہ دبتی کہتی کسی سے''(۴۶)

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں ہر طبقے اور سیٹ اپ کے لوگ اپنے اپنے کلچر، تہذیبی وتمدنی صورتحال کے تناظر میں الفاظ اور اُن کے تبادلات کرتے ہیں۔الفاظ اور اُن کے تبادلات زبان کے دائرے کو وسعت سے ہمکنار کرتے ہیں۔انھی میں سے ایک ہریانے کے لوگ (ز) کا تبادل (خ) میں کرتے ہیں جیسے:

''منگل کے دن سے سات روج سات رات ایک ٹھوا کو برابر بولت رہا''(۴۷)

اسی طرح بعض نسوانی کردار کے ہاں (ظ) کا تبال (ج) میں ملتا ہے۔جیسے:

''بٹیا کی نجر اُتار دیجئے وہ مانت ہی نا ہیں''(۴۸)

اس طرح گھریلو ملازمین کے ہاں الفاظ اور اُن کا تبادل اپنا ہے۔وہ (خ) کا تبادل (کھ) میں کرتے ہیں مثلاً:

''عبدل خوشی سے جواب دیتے'' کھرچ ہو گئے۔''(۴۹)

لکھنؤ اور فیض آباد کی گھریلو ملازم خواتین جو جاگیردار گھرانوں میں کام کرتی ہیں، اُن کی زبان اور اُن کے لفظوں کے تبادلات دوسرے لوگوں سے کئی ایک حوالوں سے مختلف نظر آتے ہیں۔ان گھریلو ملازم خواتین کے ہاں (غ) کا تبادل (گ) میں، (ز) کا تبادل (ج)، (ش) کا تبادل (س)، (خ) کا تبادل (کھ) اور (ق) کا (ک) میں ہوتا ہے۔نمونے کا یہ پیرا گراف قابلِ غور ہے:

''بیگم صاحب ہم نے سُنا ہے۔یہاں مرہٹوں، مگلوں میں گھسان کا رَن پڑا تھا۔ایک مگل سپاہی سے مگلن نے پتلی مراٹھن سے جڑ دی۔بس اسی روج سے مگل ہارنے لگے۔مگل ایمپائر بیٹھ گئی۔اس بدماس کی ہیاں کر ہے۔ایک بورڈ لگا ہے جون صاحب ادھر سے گذریں مہربانی سے چنگل کھور کی کبر پر دس جوتے مارتے جائیں''(۵۰)

بعض کردار (ض) کا تبادل (ج) میں کرتے ہیں جیسے:

''پھر حجرت موسیٰ جوزمین اور بیچ سمندر کے اپنا عصا دےہسں کھٹاک دیتی ہے'' (۵۱)

یہی کردار (م) کا تبادل (ن) میں کرتے ہیں۔مثلاً:

''نوار دسلان علیکم'' (۵۲)

ایسے ہی (ض) کا تبادل (ج) اور (ل) کا تبادل (ن) میں کیا گیا ہے جیسے:

''سقہ ،ہجور نکھلو کے رئیس ہیں۔شاید جھی پہاڑ نہیں دیکھے'' (۵۳)

اس طرح بعض افراد (ز) کا تبادل (ج) اور (د) کا (ج) اور (س) کا (ش) کرتے ہیں مثلاً:

''میم صاحب اس میں ڈائیلاگ بہت ''جبر دست'' مارا ہے'' (۵۴)

ایسے ہی کچھ کردار اپنی بول چال میں (غ) کا تبادل (گ) اور (خ) کا تبادل (کھ) میں کرتے ہیں۔زبان کا یہ ٹکڑا ملاحظہ کیجیے:

''وہ باچھیں کھلا کر کہتی ہے''ہاں گوسل کھانہ'' (۵۵)

اس طرح (ل) کا تبادل (ی) بھی کیا گیا ہے جیسے:

''بی بی جان، بیٹے ذری نگل کی بھری اور جنے کیا'' (۵۶)

کچھ کردار تبادلات کے ضمن میں (ک) کا تبادل (کھ) کرتے ہیں۔یہ جملہ دیکھیے:

''دکھن گیے شاہ مدار'' (۵۷)

مرد نوکر جو لکھنؤ کے جاگیردار گھرانوں میں کام کرتے ہیں، وہ اپنی بول چال میں بہت سے الفاظ کا تبادل کرتے ہیں یہ نوکر چونکہ ان پڑھ ہیں اس لیے وہ بہت سے لفظوں کو اپنی مقامی زبان یا سیٹ اپ کے تناظر میں بدلتے چلے جاتے ہیں مثلاً وہ (خ) کا تبادل (کھ) اور (ش) کا تبادل (س) کرتے ہیں۔ بطور نمونہ یہ جملہ دیکھیے:

''بھیا بڑے کشٹ میں ہیں۔ہم نے مندر میں اُن کی کھاتر ہنومان چالیسا سروع کروا رکھا ہے'' (۵۸)

اسی طبقے کی نوکرانیاں اپنے اپنے مقامی سیٹ اپ کے مطابق لفظوں کے تبادلات کرتی ہیں۔

یہ نوکرانیاں (ز) کا تبادل (ج) میں کرتی ہیں جیسے:

''محنت مجوری کرکے لڑکن کو پالا'' (۵۹)

یہ نوکرانیاں (ل) کا تبادل (ی) میں بھی کیا گیا ہے۔یہ جملہ دیکھیے:

''جب اللہ رکھے بھیا انورسٹی پاس ہوئے تھے'' (۶۰)

یہی نوکرانیاں (س) کا تبادل (ش) اور (ش) کا تبادل (س) میں کرتی ہیں۔اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ ان میں بعض نوکرانیاں میواتی سیٹ اپ سے متعلق ہیں لیکن کام فیض آباد اور لکھنؤ کے جاگیردارانہ ماحول میں کر رہی ہیں۔نمونے کا یہ جملہ قابلِ غور ہے:

''بیگم صاحب ہمارے بیٹے کا کمشنری کا پیپر ہے۔ہم اس کے ساتھ سہر جا رہے ہیں''(۶۱)

یہی نوکرانیاں (غ) کا تبادل (گ)، (ع) کا تبادل (ب) اور (ز) کا تبادل (ل) میں کرتی ہیں۔ اس ضمن میں زبان کا یہ نمونہ قابلِ ذکر ہے:

''بڑی بٹیا سے کہت رہیں لڑکی کتنی ہی غریب ہو اسکی بے اجتی نہیں کرے کا چاہی جیسے اوکی کوؤ ہستی ہی نہیں''(۶۲)

ان نوکرانیوں کے ہاں (خ) تبادل (کھ) میں ملتا ہے۔یہ جملہ دیکھیے:

''یہ بات نہیں مانک کھالا۔بلکہ۔بلکہ۔نظریات،رویے، لائف اسٹال مختلف ہو چکے ہیں''(۶۳)

اس طرح اُن کے ہاں (ز) کا تبادل (ج) میں ملتا ہے۔یہ تبادل اس بات کو واضح کرتا ہے کہ بولنے والے راجھستان کے خطے سے وابستہ ہیں اور یہ اپنے مقامی سیٹ اپ اور زبان کے تناظر میں لفظوں کا تبادل کرتے ہیں۔

''پھر اوبڑے چور سے بیگوا کھینچس۔ہم ہو کھینچی تو صاحب ایسے ایسے جبردست ہوتے ہیں جیسے ہم۔''(۶۴)

بعض جگہ پر (ل) کا تبادل (و) سے کیا گیا ہے جیسے:

''تمہارا گرینی ایسا بولتا تو برور''(۶۵)

اس طرح بعض کردار (غ) کا تبادل (گھ) میں کرتے ہیں۔مثلاً

''کبھی رات کو گھوسی لوگ وہاں خاتونِ جنتؓ والا برہا گاتے ہیں''(۶۶)

بعض ملازم خواتین جوان پڑھ ہیں وہ اپنی گفتگو میں (و) کا تبادل (ب) سے کرتی ہیں۔یہ تبادل اُن کی روزمرہ کی گفتگو اور ابلاغ میں تسلسل سے ہوتا ہے اور یہ اُن کی زبان اور لہجے کی عمومی صورت حال کو بھی سامنے لاتا ہے۔یہ جملے قابلِ غور ہیں:

''تم تو چھوکرا ایک دم پاگل کا موافق ہے۔ایسا ایسا بے مطلب تعبیر بناتا جس کا کوئی پچاس روپیہ بھی نا ئیں دے گا''(۶۷)

(ق) کا تبادل (ک) میں کی یہ مثال قابلِ غور ہے:

''ہم کیا کرسکتے ہیں۔ہماری کوم خود اتنی بے ایمان ہے''(۶۸)

(ر) کا تبادل (ب) میں کیا گیا ہے۔ یہ مثال دیکھیے:

''امبر سر پہنچتے ہی وہ سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا'' (۶۹)

(ڈ) کا تبادل (ج) میں کیا گیا ہے۔ نمونے کا یہ ٹکڑا دیکھیے:

''آدمی جات، ڈائمنڈ ڈارلنگ ۔ بالکل کتا جات۔'' (۷۰)

(ی) کا تبادل (ل) میں کیا گیا ہے۔ نمونے کا یہ جملہ دیکھیے:

''کچھ نہیں حضور ۔ لورسٹی تو وہ کب کی چھوڑ چکے۔'' (۷۱)

قرۃ العین حیدر کے ناولوں کے بعض کردار (یا) کا تبادل (وا) میں کرتے ہیں۔ عام طور پر ان پڑھ خواتین جو گھروں میں کام کرتی ہیں وہ اس طرح اپنی گفتگو جو ان کی مقامی زبان یا بولی کے آئینے میں ہو رہی ہے اس کے تناظر میں کرتی ہیں۔ نمونے کا یہ جملہ دیکھیے:

''ڈاک میں تمہرا یہ لفافہ آوا رہا۔'' (۷۲)

بعض کردار (و) کا تبادل (ب) میں کرتے ہیں اور پھر لفظوں کے تبادل کے ساتھ بعض لفظوں کو حذف بھی کرتے ہیں۔ نمونے کا یہ جملہ دیکھیے:

''اپی بدا ہو کر کہاں جائیں گے؟'' (۷۳)

(اپی) میں (ّ) کا حذف اور (وداع) کی جگہ (بدا) کا تبادل کیا گیا ہے۔

لکھنؤ میں جاگیردارانہ سیٹ اپ میں کام کرنے والی نوکرانیاں (بھ) اور (ی) کا تبادل (ب) (یے) میں کرتی ہیں۔ یہ جملہ قابل غور ہے:

''بڑی بٹیا کے پاس چاند باگ کی سیبے بابو لوگ آوت ہیں'' (۷۴)

بعض مقامات پر (ز) کا تبادل (جا) میں ملتا ہے۔ الفاظ کا ایسا تبادل ان پڑھ اور بوڑھی خواتین کے درمیان ہوتا ہے۔ یہ جملہ دیکھیے:

''اس کا وی جا ٹھیک ہے نا'' ماں پُر امید آواز سے پوچھ رہی تھی'' (۷۵)

قرۃ العین حیدر کے ناولوں کے بعض اَن پڑھ افراد (س) کا تبادل (ش) میں کرتے ہیں۔ نمونے کا یہ جملہ دیکھیے:

''پیشہ، پیشہ ڈاکٹر صاحب ہر مرض کی دوا ہے پیشہ۔ سارا کھیل ہے پیشے کا'' (۷۶)

اس طرح بعض کردار (ش) کا تبادل (س) میں کرتے ہیں۔ یہ تبادل اس بات کو واضح کرتا ہے کہ بولنے والا اپنے مقامی سیٹ اپ اور کلچر کے ساتھ اپنی لوکل زبان اور بولی کے مطابق لفظوں کا تبادل کر رہا ہے۔ یہ جملہ قابل غور ہے:

''چودھری۔ای دوسرے بھیروھوں ۔سنکر بھگوان کے سیوک'' (۷۷)

بعض افراد خصوصاً خواتین اپنی گفتگو میں (رکھتے) کا تبادل (رکھیں) میں کرتی ہیں ۔یعنی (تھے) کا تبادل (یےں) میں کرتی ہیں ۔یہ جملہ دیکھیے:

''ثوا اُس زمانے میں لوگ بنکوں میں زیور کہاں رکھیں تھے'' (۷۸)

اُن کے ناولوں میں بعض جگہ (ض) کا تبادل (ج) میں کیا گیا ہے۔ اس طرح (ظ) کا تبادل (ج) میں کیا گیا ہے ۔اس طرح (ل) کا تبادل (ر) میں کیا ہے ۔بطور نمونہ زبان کا یہ ٹکڑا دیکھیے:

''حجرت نجام الدین کے سنگ کھیلے دھمار۔'' (۷۹)

بعض کرداروں کی گفتگو میں (ع) کا تبادل (ا) میں ملتا ہے اور (ش) کا تبادل (س) میں کیا گیا ہے ۔زبان کا یہ ٹکڑا قابل غور ہے:

''میم صاحب! اپن لوگ کوایی مالوم ہوا۔اُدھر جب کنوری بائی کا سادی بناتھا تو وہ گوالیر کا ایک معمولی سردارتھا'' (۸۰)

اینگلو انڈین اپنی گفتگو میں (ی) کا تبادل (ا) میں کرتے ہیں ۔نمونے کا یہ جملہ دیکھیے:

''اینڈی بابا ۔تمہارا مما ڈاکٹر کے پاس گیا ہے'' (۸۱)

جس طرح (ف) کا تبادل (پھ) میں کیا گیا ہے۔ اس طرح بعض کردار دوران گفتگو (ق) کا تبادل (ک) میں اور (ط) کا تبادل (ت) میں کرتے ہیں ۔یہ زبان کا نمونہ دیکھیے:

''بڑی بٹیا ۔چھوٹے بھیا کا پھون آوا ہے ۔مسکت سے۔'' (۸۲)

بعض افراد اپنی گفتگو میں (یے) کا تبادل (و) سے کرتے ہیں ۔زبان کا یہ نمونہ دیکھیے:

''انڈیا میں اگر ہاف بریڈ ایسے ہی آگو بڑھتا گیا تو انگلینڈ سے آنے والا ینگ مین کیا کرینگا'' (۸۳)

اس طرح (غ) کا تبادل (گ)، (ق) کا تبادل (ک) اور (ض) کا تبادل (ج) میں کیا گیا ہے ۔اس طرح (ہ) کا تبادل (م) میں کیا گیا ہے ۔یہ نمونہ دیکھیے:

''بھگوان جانیں کہاں ...ادھر مہارے چاچا جی کو نیم جی اور وکیل صاحب سے رجن کی بات معلوم پڑی۔ سارا گھر چھان ڈالا وہ کاگج پتر نہ ملے ۔ ملتے کیسے وہ تو فوٹو کے پاچھے راکھے تھے اور فوٹو ہماری چاچی جی نے گودام میں ڈال دی تھی ۔گودام کے سامان پر وہ کجا کرا چاہیں تھیں ۔وا میں قلف ڈال کرتالی اپنی موٹی کمر میں لٹکائے پھرتی تھیں'' (۸۴)

ناول کے بعض کردار اپنی بات چیت میں اور اپنی مخصوص زبان یا پھر بولی کے تناظر میں لفظوں کا تبادل کرتے ہیں۔ان میں بعض کردار ایسے ہیں جو پڑھے لکھے نہیں۔یہ ان پڑھ کردار اپنی زبان بولتے ہوئے لفظوں کا تبادل اپنے مزاج اور اپنی زبان کے مطابق کرتے ہیں۔ایسے کردار (غ) کا تبادل (گ) میں اور (ف) کا تبادل (پھ) میں اور (ص) کا تبادل (س) میں کرتے ہیں۔بطور نمونہ یہ مثال دیکھیے:

"سرکار گلتی آپ کے دادا جی کی ہے۔ڈانٹ آپ مجھے رہے ہو۔پھر یہ جو بندھ گیا۔سوسوئی۔
اب کا ہے کا گسہ پرانی بات ہوگئی۔آخر کو آپ کی دادی تھیں۔آپ اُن کی سنتان ہو۔اُن
کے نام کا پھاتحہ درود کرواتے ہو گئے" (۸۵)

اس طرح بعض افراد اپنی گفتگو میں (ق) کا تبادل (خ) میں کرتے ہیں۔یہ نمونہ قابل غور ہے:

"رات کا وخت۔کرفیو۔خودہی گرتے پڑتے رکشا کر کے ماشاء پہنچے" (۸۶)

اس طرح (ز) کا تبادل (ج) میں کیا گیا ہے۔بطور نمونہ یہ دیکھیے:

"مرنے سے آٹھ روج پہلے بڑے ارمان سے کہہ رہے تھے۔بابا کی برات میں چاندی کی
اکیاون منگیاں لے کر جاویں گے" (۸۷)

بعض کردار اپنی گفتگو میں (ز) کا تبادل (ج) میں کرتے ہیں۔جیسے یہ جملہ قابل غور ہے:

"صاحب گجر گئے" (۸۸)

اس طرح بعض افراد اپنے سیٹ اپ اور کلچر کے مطابق نیز اپنی مقامی زبان کے تناظر میں لفظوں کا تبادل کرتے ہوئے (م) کا تبادل (ں) میں کرتے ہیں۔جیسے یہ جملہ دیکھیے:

"سلاں علیکم" (۸۹)

کاروباری لوگ اپنی روزمرہ گفتگو اور اپنے کاروباری معاملات میں کئی ایک لفظوں کا تبادل کرتے ہیں۔اُن کی بات چیت میں متبادل الفاظ جو اُن کے روزمرہ اور سیٹ اپ میں بولی جانے والی زبان کا حصہ ہوتے ہیں اُن کا استعمال کرتے ہیں۔مثلاً زبان کا یہ نمونہ دیکھیے۔اس پیراگراف میں (ہ) کا تبادل (ج) میں اور (ز) کا تبادل (ج) میں کرتے ہیں:

"ایکدم نیا گاڑی ہے۔ہم چھ ہجار سے کم نہیں لے گا۔بجار میں پتاس کرلو۔اس سے کم دام
میں اس کو ڈا نہیں ملے گا" (۹۰)

اس طرح بعض افراد کے ہاں (ز) کا تبادل (ج) اور (د) کا تبادل (ج) میں ملتا ہے۔یہ جملہ دیکھیے:

"بیگم صاحب کو جبر جست چوٹ آئی ہے" (۹۱)

لکھنؤاور فیض آباد کے سیٹ اپ اور کلچر میں کام کرنے والی ملازم پیشہ خواتین اپنی روزمرہ گفتگو میں (ض) کا تبادل (ج) میں کرتی ہیں اور (غ ل) کا تبادل (گ ل) میں کرتی ہیں اور (یا) کا تبادل (وا) میں کرواتی ہیں۔ یہ تبادل اُن کی مخصوص زبان اور اُن کے کلچر کا حصہ ہیں۔ وہاں الفاظ کا ایسا تبادل مستعمل ہے۔ بطور نمونہ یہ جملہ دیکھیے:

''ظہورن بوا نے کہا''اللہ کی قدرت ہے۔ گاجی میاں یہاں بیٹھ کر وجوکرت رہے۔ بوندئی بوند تالا بن گوا''(۹۲)

اسی کلچر اور سیٹ اپ سے جڑے بعض لوگ (س) کا تبادل (ی) میں کرتے ہیں۔ زبان کا یہ نمونہ دیکھیے:

''آجکل ہر بھلی چمار جار ہا ہے۔ دراصل تم اس کلاہی سازوسامان کی قدر کرہی نہیں سکتیں''(۹۳)

بعض کردار اپنی گفتگو میں (ی) کا حذف کرتے ہیں۔ ایسا حذف عام طور پر ان پڑھ خواتین یا پھر ملازم پیشہ خواتین کرتی ہیں۔ یہ جملہ دیکھیے:

''بھیا کیسے بار بار منشی جی سے کہہ رہے تھے۔ کہیں پولس کیس نہ بن جائے۔ پولس کیس''(۹۴)

لکھنؤ کے جاگیردار گھرانوں میں کام کرنے والی خواتین اور نوکرانیاں (ق) کا تبادل (خ) میں کرتے ہیں۔ ان پڑھ ہونے کی وجہ سے وہ (ق) کو (خ) میں تبدل کر دیتی ہیں۔ ایسا اُن کے سیٹ اپ میں معمول کے مطابق ہوتا ہے۔ زبان کا یہ نمونہ دیکھیے:

''اور اُن ہی کو دیکھو''وزیرن بڑی تلخی سے کہتی رہیں'' آج اُن پر وخت پڑا ہے باندیوں کے ساتھ رہتی ہیں۔ کل پھر سے بیوی بن گئیں۔ تو آکر کسی باندھی کی چارپائی پر بیٹھیں گی؟''(۹۵)

اُن کے ناولوں میں بعض کردار (ل) کا تبادل (ن) میں کرتے ہیں۔ ایسا تبادل اگرچہ ہمیں عام افراد کی سطح پر تو نظر نہیں آتا البتہ مخصوص افراد اور اُن کے مخصوص سیٹ اپ اور کلچر کے اندر یہ تبادل ضرور ہوتا ہے۔ یہ جملہ غور طلب ہے:

''یعنی پی۔ ایچ۔ ڈی گائے''صفیہ نے لقمہ دیا''(۹۶)

اس طرح میلوں اور ٹھیلوں میں کرم کرنے والے اپنی مخصوص زبان، اس کے روزمرہ اور سیٹ اپ کے تناظر میں الفاظ کا تبادلہ کرتے ہیں۔ وہ (کھ و) کا تبادل (خ و) میں کرتے ہیں۔ یہ جملہ غور طلب ہے:

''نالائق۔ ہم کیا خوجی ہیں؟ جانتا نہیں مایوسی کفر ہے''(۹۷)

بعض کردار دورانِ گفتگو (ی) کا تبادل (یا) میں کرتے ہیں اور (ل) کے ساتھ (ی) کا اضافہ کرتے ہیں۔ الفاظ کے تبادل کے ضمن میں یہ جملہ غور طلب ہے:

"قمرن ریا ڈیا کی ہتھیلی پر چاء کی پتیاں اوپر سے رکھ دیتیں۔ لیو۔ کوٹھریا ماجائے کے چاء بنا کے پی لیو" (۹۸)

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) قرۃ العین حیدر، میرے بھی صنم خانے، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۰ء ص ۷۵

(۲) ایضاً ص ۱۳۷ (۳) ایضاً ص ۱۹۶ (۴) ایضاً ص ۱۹۷

(۵) ایضاً ص ۲۱۱ (۶) ایضاً ص ۲۲۴ (۷) ایضاً ص ۲۹۳

(۸) قرۃ العین حیدر، سفینۂ غمِ دل، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۸ء ص ۱۲۷

(۹) ایضاً ص ۱۴ (۱۰) ایضاً ص ۶۰ (۱۱) ایضاً ص ۶۵

(۱۲) ایضاً ص ۱۳۱ (۱۳) ایضاً ص ۱۳۹ (۱۴) ایضاً ص ۲۰۲

(۱۵) ایضاً ص ۲۸۳ (۱۶) ایضاً ص ۲۸۵ (۱۷) ایضاً ص ۳۳۳

(۱۸) قرۃ العین حیدر، آگ کا دریا، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۰ء ص ۱۰۶

(۱۹) ایضاً ص ۱۶۱ (۲۰) ایضاً ص ۱۹۱ (۲۱) ایضاً ص ۱۹۱

(۲۲) ایضاً ص ۱۹۹ (۲۳) ایضاً ص ۱۹۹ (۲۴) ایضاً ص ۲۰۰

(۲۵) ایضاً ص ۲۲۷ (۲۶) ایضاً ص ۳۳۵ (۲۷) ایضاً ص ۳۳۵

(۲۸) ایضاً ص ۳۳۶

(۲۹) قرۃ العین حیدر، گردشِ رنگِ چمن، مکتبہ دانیال کراچی، ۲۰۱۰ء ص ۱۰۸

(۳۰) ایضاً ص ۲۱۹ (۳۱) ایضاً ص ۲۳۱ (۳۲) ایضاً ص ۲۵۴

(۳۳) ایضاً ص ۳۲۰ (۳۴) ایضاً ص ۳۹۵ (۳۵) ایضاً ص ۴۲۷

(۳۶) ایضاً ص ۴۴۱ (۳۷) ایضاً ص ۴۶۵ (۳۸) ایضاً ص ۴۹۶

(۳۹) ایضاً ص ۵۱۴ (۴۰) ایضاً ص ۵۳۱ (۴۱) ایضاً ص ۵۶۶_۶۷ (۴۲) ایضاً ص ۶۴۸

(۴۳) قرۃ العین حیدر، کارِ جہاں دراز ہے، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۶ء ص ۶۳

(۴۴) ایضاً ص ۶۴ (۴۵) ایضاً ص ۱۳۹ (۴۶) ایضاً ص ۲۰۳

(۴۷) ایضاً ص ۲۱۵ (۴۸) ایضاً ص ۲۱۵ (۴۹) ایضاً ص ۲۹۱

(۵۰) ایضاً ص۳۱۳ (۵۱) ایضاً ص۶۸۰ (۵۲) ایضاً ص۸۰۲

(۵۳) ایضاً ص۸۷۴ (۵۴) ایضاً ص۸۸۹ (۵۵) ایضاً ص۹۱۰ (۵۶) ایضاً ص۹۷۶

(۵۷) قرۃ العین حیدر، چاندنی بیگم، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۹ء ص۵۵

(۵۸) ایضاً ص۸۸ (۵۹) ایضاً ص۸۹ (۶۰) ایضاً ص۹۵

(۶۱) ایضاً ص۱۱۴ (۶۲) ایضاً ص۱۳۸ (۶۳) ایضاً ص۲۰۸

(۶۴) ایضاً ص۲۷۰ (۶۵) ایضاً ص۳۳۹ (۶۶) ایضاً ص۴۲۴

(۶۷) قرۃ العین حیدر، میرے بھی صنم خانے، سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۰ء ص۱۶

(۶۸) ایضاً ص۲۹۴ (۶۹) ایضاً ص۲۵۱ (۷۰) ایضاً ص۲۳۴

(۷۱) قرۃ العین حیدر، سفینہ غمِ دل، سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۸ء ص۱۴۳

(۷۲) قرۃ العین حیدر، آگ کا دریا، سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۰ء ص ۴۵۵

(۷۳) ایضاً ص۲۱۲ (۷۴) ایضاً ص۲۶۰ (۷۵) ایضاً ص ۵۶۸

(۷۶) قرۃ العین حیدر، گردشِ رنگ چمن، مکتبہ دانیال کراچی، ۲۰۱۰ء ص۱۹

(۷۷) ایضاً ص۱۰۸ (۷۸) ایضاً ص۱۴۷ (۷۹) ایضاً ص۱۸۹

(۸۰) ایضاً ص۲۲۰ (۸۱) ایضاً ص۲۴۷ (۸۲) ایضاً ص۳۳۰

(۸۳) ایضاً ص۳۶۰ (۸۴) ایضاً ص۴۳۹ (۸۵) ایضاً ص۴۳۹

(۸۶) ایضاً ص۶۶۳ (۸۷) ایضاً ص۴۲۶ (۸۸) ایضاً ص۴۵۴

(۸۹) ایضاً ص۴۸۵ (۹۰) ایضاً ص۵۱۶ (۹۱) ایضاً ص۶۷۰

(۹۲) قرۃ العین حیدر، چاندنی بیگم، سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۹ء ص۲۷۰

(۹۳) ایضاً ص۸۳ (۹۴) ایضاً ص۸۷ (۹۵) ایضاً ص۱۲۱

(۹۶) ایضاً ص۲۲۰ (۹۷) ایضاً ص۲۶۵

(۹۸) قرۃ العین حیدر، آگ کا دریا، سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۰ء ص۲۳۶